ہائیڈروجن توانائی کے منصوبوں کی منظوری کے لیے ماحولیاتی جائزہ لازمی قرار

ماحولیات کی وفاقی وزیر محترمہ زرین لغاری کی پریس کانفرنس

وفاقی وزیر ماحولیات محترمہ زرین لغاری نے کہا ہے کہ ہائیڈروجن توانائی کے منصوبوں کی منظوری سے قبل ماحولیاتی جائزہ لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ پانی، زمین اور مقامی آبادی پر ممکنہ اثرات کا پہلے سے اندازہ لگایا جا سکے۔ انہوں نے یہ بات جمعرات کے روز وزارت ماحولیات کے کنونشن سینٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہی۔ ان کے ساتھ وزارت کے سیکرٹری، ماحولیاتی تحفظ ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل اور مختلف منصوبوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔

زرین لغاری نے کہا کہ ہائیڈروجن کو صاف توانائی کا ذریعہ ضرور کہا جاتا ہے، لیکن اس کی پیداوار کے عمل میں بڑی مقدار میں پانی اور بجلی استعمال ہوتی ہے، اس لیے ہر منصوبے کا اثر الگ الگ دیکھنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق ایک ہی علاقے میں کئی منصوبوں کے اثرات کو اکٹھا کر کے بھی جائزہ لیا جائے گا، تاکہ کسی ایک منصوبے کو نظر انداز نہ کیا جا سکے۔

وزیر ماحولیات نے کہا کہ ماضی میں کئی منصوبوں کی منظوری کے بعد ان کے اثرات کا جائزہ نہیں لیا گیا، جس کی وجہ سے کئی علاقوں میں پانی کی سطح اور زرعی زمین پر دباؤ بڑھا ہے۔ ’’ہم ترقی کے مخالف نہیں، لیکن ہر منصوبے کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ آنے والی نسلوں کے وسائل پر بوجھ نہیں بنے گا۔‘‘ انہوں نے کہا کہ نئی پالیسی کے تحت ہر منصوبے کو پہلے ماحولیاتی جائزہ رپورٹ جمع کرانا ہوگی، جس کی تکنیکی جانچ کے بعد ہی اسے اجازت نامہ جاری کیا جائے گا۔

ڈائریکٹر جنرل ماحولیاتی تحفظ ایجنسی ڈاکٹر نوید اختر چغتائی نے بتایا کہ جائزہ رپورٹ تیار کرنے کے لیے 60 دن کا وقت مقرر کیا گیا ہے، جبکہ ایجنسی کو 45 دن کے اندر رپورٹ کا جائزہ لے کر اپنی رائے دینا ہوگی۔ ان کے مطابق رپورٹ میں زیرِ زمین پانی کے ذخائر، قریبی آبادی، جنگلی حیات اور فضائی آلودگی پر پڑنے والے اثرات کا الگ الگ ذکر کرنا لازم ہوگا۔ ’’اگر رپورٹ نامکمل ہوئی تو اسے واپس بھیج دیا جائے گا، اور ہم کسی جلد بازی کی اجازت نہیں دیں گے۔‘‘

زرین لغاری نے کہا کہ ہائیڈروجن کے برآمدی منصوبوں کے لیے بھی یہی شرط لاگو ہوگی، کیونکہ ان منصوبوں کے اثرات ملک کے اندر ہی رہتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم یہ نہیں کہتے کہ منصوبے نہ لگائیں، ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ آنکھ بند کر کے اجازت نہ دیں۔‘‘ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئی پالیسی سے سرمایہ کاروں کو بھی واضح رہنمائی ملے گی اور بعد میں تنازعات کم ہوں گے۔

(ادارتی صفحہ 3 کالم 1 پر ملاحظہ کریں)

ہائیڈروجن منصوبوں کے لیے ماحولیاتی جائزہ رپورٹ لازمی، وزیر ماحولیات کا اعلان

وفاقی وزیر ماحولیات محترمہ زرین لغاری نے کہا ہے کہ ہائیڈروجن توانائی کے منصوبوں کی منظوری سے قبل ماحولیاتی جائزہ لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ پانی، زمین اور مقامی آبادی پر ممکنہ اثرات کا پہلے سے اندازہ لگایا جا سکے۔ انہوں نے یہ بات جمعرات کے روز وزارت ماحولیات کے کنونشن سینٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہی۔ ان کے ساتھ وزارت کے سیکرٹری، ماحولیاتی تحفظ ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل اور مختلف منصوبوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔

زرین لغاری نے کہا کہ ہائیڈروجن کو صاف توانائی کا ذریعہ ضرور کہا جاتا ہے، لیکن اس کی پیداوار کے عمل میں بڑی مقدار میں پانی اور بجلی استعمال ہوتی ہے، اس لیے ہر منصوبے کا اثر الگ الگ دیکھنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق ایک ہی علاقے میں کئی منصوبوں کے اثرات کو اکٹھا کر کے بھی جائزہ لیا جائے گا، تاکہ کسی ایک منصوبے کو نظر انداز نہ کیا جا سکے۔

وزیر ماحولیات نے کہا کہ ماضی میں کئی منصوبوں کی منظوری کے بعد ان کے اثرات کا جائزہ نہیں لیا گیا، جس کی وجہ سے کئی علاقوں میں پانی کی سطح اور زرعی زمین پر دباؤ بڑھا ہے۔ ’’ہم ترقی کے مخالف نہیں، لیکن ہر منصوبے کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ آنے والی نسلوں کے وسائل پر بوجھ نہیں بنے گا۔‘‘ انہوں نے کہا کہ نئی پالیسی کے تحت ہر منصوبے کو پہلے ماحولیاتی جائزہ رپورٹ جمع کرانا ہوگی، جس کی تکنیکی جانچ کے بعد ہی اسے اجازت نامہ جاری کیا جائے گا۔

ڈائریکٹر جنرل ماحولیاتی تحفظ ایجنسی ڈاکٹر نوید اختر چغتائی نے بتایا کہ جائزہ رپورٹ تیار کرنے کے لیے 60 دن کا وقت مقرر کیا گیا ہے، جبکہ ایجنسی کو 45 دن کے اندر رپورٹ کا جائزہ لے کر اپنی رائے دینا ہوگی۔ ان کے مطابق رپورٹ میں زیرِ زمین پانی کے ذخائر، قریبی آبادی، جنگلی حیات اور فضائی آلودگی پر پڑنے والے اثرات کا الگ الگ ذکر کرنا لازم ہوگا۔ ’’اگر رپورٹ نامکمل ہوئی تو اسے واپس بھیج دیا جائے گا، اور ہم کسی جلد بازی کی اجازت نہیں دیں گے۔‘‘

زرین لغاری نے کہا کہ ہائیڈروجن کے برآمدی منصوبوں کے لیے بھی یہی شرط لاگو ہوگی، کیونکہ ان منصوبوں کے اثرات ملک کے اندر ہی رہتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم یہ نہیں کہتے کہ منصوبے نہ لگائیں، ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ آنکھ بند کر کے اجازت نہ دیں۔‘‘ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئی پالیسی سے سرمایہ کاروں کو بھی واضح رہنمائی ملے گی اور بعد میں تنازعات کم ہوں گے۔

(ادارتی صفحہ 3 کالم 1 پر ملاحظہ کریں)